67934 ـ فرضی نماز کس وقت بیٹھ کر ادا کرنی جائز ہے ؟

سوال

کیا مکمل کھڑے ہونے سے عاجز، ہونے اور قیام کی قدرت نہ رکھنے کی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟
کیا تھکاوٹ ہوجانے کے خدشہ کے پیش نظر بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت ہو گی ؟
بیٹھ کر نماز اداکرنے کی رخصت کی کونسی قیود و حدود ہیں، کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے گناہ یا سزا نہ ملتی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فرضی نماز میں قیام رکن ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، اس لیے کسی کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص کھڑا ہونے سے عاجز اور معذور ہے تواس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، یا پھر اگر اس کے لیے قیام کرنے میں شدید مشقت ہوتی ہو، یا کوئی ایسی بیماری ہو کہ قیام سے اس میں زیادتی کا خدشہ ہو تو بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے.

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں وہ معذور شخص شامل ہو گا: جو بالکل کھڑا ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور وہ بوڑھا جس کے لیے قیام میں مشقت ہوتی ہو، اور وہ مریض جسے قیام تکلیف دے، اور اس کی بیماری اور زیادہ ہوتی ہو، یا پھر شفایابی میں تاخیر کا باعث بنے.

اس کی اصل اور دلیل بخاری شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے بواسیر کا مرض تھا چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اور اگر استطاعت نہیں تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہیں تو پھر پہلو کے بل "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1050).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

قال: (اور جب كھڑے ہو كر نماز ادا كرنے سے مريض كى مرض ميں اضافہ ہوتا ہو تو وہ بيٹھ كر نماز ادا كرے گا)

اہل علم اس پر متفق اور جمع ہيں كہ قيام كى استطاعت نہ ركھنے والا شخص بيٹھ كر نماز ادا كرے گا.

كيونكہ عمران بن حصين رضى اللہ تعالى عنہ كو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا تھا:

" نماز كھڑے ہو كر ادا كرو، اور اگر استطاعت نہيں تو بيٹھ كر، اور اگر استطاعت نہيں تو پہلو كے بل "

اسے بخارى، ابوداود نے روايت كيا ہے، اور نسائى كى روايت ميں يہ اضافہ ہے:

" اگر استطاعت نہيں تو پھر ليٹ كر، اللہ تعالى كسى بھى جان كو اس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا "

اور انس رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم گھوڑے سے گر كر زخمى ہو گئے، يا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى دائيں طرف زخمى ہو گئى، چنانچہ ہم رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى عيادت كے ليے گئے، اور نماز كا وقت ہو گيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيٹھ كر نماز ادا كى اور ہم نے بھى آپ صلى اللہ عليہ وسلم كے پيچھے بيٹھ كر نماز ادا كى "

متفق عليہ.

اور اگر اس كے ليے قيام كرنا تو ممكن ہے، ليكن خدشہ ہے كہ كھڑا ہو كر نماز ادا كرنے سے اس كى مرض ميں اضافہ ہوگا، يا پھر اس كى شفايابى ميں تاخير كا باعث بنےگا، تو اس كے ليے بيٹھ كر نماز ادا كرنى جائز ہے، امام مالك اور اسحاق رحمہما اللہ نے بھى ايسے ہى كہا ہے.

اور ميمون بن مہران رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اور اگر وہ اپنے دنياوى كاموں كے ليے كھڑا نہيں ہو سكتا تو بيٹھ كر نماز اد كرے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھى ايسے ہى بيان كيا جاتا ہے.

يعنى جو شخص اپنے دنياوى امور كھڑے ہو كر سرانجام دے سكتا ہے تو اسے نماز بھى كھڑے ہو كر ادا كرنا لازم ہے، اور اس كے ليے بيٹھنا جائز نہيں.

پھر ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہماری دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر دین کے بارہ میں کوئی تنگی نہیں رکھی .

اور اس حالت میں کھڑے ہونا تنگی اور حرج ہے؛ اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گرے اور دائیں جانب زخمی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ نے بیٹھ کر نماز ادا کی.

ظاہر یہی ہوتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ بالکل کھڑے ہونےسے عاجز نہ تھے، لیکن جب انہیں کھڑے ہونے میں مشقت اور تکلیف تھی تو قیام ساقط ہو گیا، تو اسی طرح باقی افراد سے بھی ساقط ہو جائیگا.

اور اگر کھڑے ہونے پر قادر ہو، مثلا لاٹھی پر سہارا لے کر، یا کسی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا، یا پھر کسی ایك طرف سہارا لے کر کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑے ہونا لازم ہے؛ کیونکہ بغیر کسی ضرر اور نقصان کے وہ کھڑا ہونے پر قادر ہے تو اسے کھڑا ہونا لازم ہو گا، جیسا اگر ان اشیاء کے بغیر کھڑا ہونے کی استطاعت رکھتا ہے " انتہی

ماخوذ از: مغنی ابن قدامہ (1 / 443).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" امت کا اجماع ہے کہ فرضی نماز میں جو شخص کھڑا ہونے سے عاجز ہو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہو گا.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ: اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز کرنے سے کم نہیں ہو گا، کیونکہ وہ معذور تھا، اور پھر صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ نے فرمایا:

" جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا پھر سفر میں ہوتا ہے تو اس کے لیے وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ صحیح اور تندرستی اور مقیم ہونے کی حالت میں سرانجام دیا کرتا تھا "

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: عاجز ہونے میں یہ شرط نہیں کہ وہ کھڑا ہو ہی نہ سکے، اور نہ ہی قلیل سی مشقت معتبر ہو گی، بلکہ ظاہری اور زیادہ مشقت کا اعتبار ہو گا، چنانچہ جب اسے شدید مشقت یا مرض کی زیادتی وغیرہ کا خدشہ ہو، یا پھر کشتی کے سوار کو غرق ہونے یا پھر سر چکرانے کا خدشہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے اور اسے نماز کا اعادہ نہیں کرنا ہو گا " انتہی

ماخوذ از: المجموع للنووی (4 / 201).

فرضی نماز میں قیام ترک کرنے والی مشقت کا ضابطہ اور اصول بیان اور بیٹھنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مشقت کا ضابطہ یہ ہے کہ:

جس سے خشوع زائل ہو جائے، اور خشوع اطمنان قلب اور دل کی حاضری کا نام ہے، چنانچہ جب اسے عظیم قلق اور پریشانی لگی ہوئی ہو اور وہ اطمنان حاصل نہ کر سکے، اور آپ دیکھیں کہ شدت تحمل کی بنا پر اس کی تمنی یہ ہوتی ہے کہ کب سورۃ فاتحہ ختم ہو اور رکوع میں جائے، تو اس پر قیام مشقت کا باعث بن رہا ہے، چنانچہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے.

اور اسی طرح خوفزدہ شخص کھڑے ہو کر نمازا ادا نہیں کر سکتا، جس طرح کہ اگر کوئی شخص دیوار کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ارد گرد اس کے دشمن گھات لگائے بیٹھے ہوں، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو ان کے سامنے ظاہر ہو جائے، اور اگر بیٹھ کر ادا کرے تو دیوار کی بنا پر دشمن سے مخفی رہے گا، تو یہاں ہم یہ کہینگے کہ: بیٹھ کر نماز ادا کر لو.

اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

چنانچہ اگر تمہیں خوف ہو تو پھر پیادہ یا سوار ہو کر نماز ادا کرو البقرۃ (239).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے خوفزدہ شخص سے رکوع اور سجود اور بیٹھنا ساقط کر دیا ہے، اور اسی طرح اگر وہ خائف ہے تو قیام بھی ساقط ہو گا.

لیکن سوال یہ ہے کہ اس کے بیٹھنے کی کیفیت کیا ہو گی ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

وہ اپنے سرینوں کے بل چاہر زانو ہو کر بیٹھے گا، اپنی دونوں پنڈلیاں رانوں کے ساتھ اکٹھی کر ے تو اسے تربع یعنی چار زانو ہو کر بیٹھنا کہتے ہیں؛ کیونکہ پنڈلی اور ران دائیں اور بائیں دونوں طرف ہے، اور اس لیے کہ پاؤں بچھا کر بیٹھنے میں پنڈلی ران میں چھپ جاتی ہے، لیکن چار زانو ہر کر بیٹھنے میں یہ چاروں اعضاء ظاہر ہوتے ہیں.

کیا چارزانو ہو کر بیٹھنا واجب ہے ؟

نہیں، بلکہ یہ سنت ہے، چنانچہ اگر وہ پاؤں بچھا کر نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ احتباء کر کے بھی ادا کرے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" اگر تم استطاعت نہ رکھو تو بیٹھ کر نماز ادا کرو "

یہاں بیٹھنے کی کیفیت بیان نہیں فرمائی، چنانچہ اگر کوئی انسان یہ کہے کہ کیا چارزانو ہو کر نماز ادا کرنے کی کوئی دلیل ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارزانو ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا "

اور اس لیے بھی کہ غالبا چارزانو ہو کر نماز ادا کرنے میں پاؤں بچھا کر نماز ادا کرنے سے زیادہ اطمنان اور راحت ہوتی ہے، اور یہ معلوم ہے کہ قیام میں " رب اغفرلی و ارحمنی " سے قرآت زیادہ لمبی ہوتی ہے، اور تو اسی طرح چارزانو ہو کر بیٹھنا زیادہ اولی ہے.

اور اس میں ایك اور بھی فائدہ یہ ہے کہ ایسا کرنے میں قیام والے بیٹھنے اور اور قیام کے قائم مقام بیٹھنے میں فرق ہوتا ہے، کیونکہ اگر ہم یہ کہیں کہ قیام کی حالت میں بھی پاؤں بچھا کر بیٹھے تو پھر قیام کے بدلے میں بیٹھنے اور دوسرے میں کوئی فرق نہیں رہے گا.

اور جب وہ رکوع کی حالت میں ہو تو بعض کا کہنا ہے کہ: پاؤں بچھا کر بیٹھے، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ چار زانو ہی بیٹھے؛ کیونکہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والا شخص رکوع کی حالت میں اپنی پنڈلیاں اور رانیں کھڑی کر کے رکھتا ہے، صرف رکوع میں تو پشت اور کمر کو ٹیڑھا کرنا ہے، تو پھر ہم یہ کہینگے کہ: چارزانو بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا رکوع بھی چارزانو بیٹھ کر ہی رکوع کرے گا، اس مسئلہ میں صحیح بھی یہی ہے " انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (4 / 461).

دوم:

لیکن نفلی نماز میں بغیر کسی عذر کے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، اس پر اجماع ہے، لیکن اس وقت بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کا اجروثواب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے سے نصف ہو گا.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے بیان کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز نصف نماز ہے "

راوی کہتے ہیں: چنانچہ میں ان کے پاس آیا تو انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا، تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہاتھ رکھا: تو وہ فرمانے لگے:

اے عبد اللہ بن عمرو (ضی اللہ تعالی عنہما) تجھے کیا ہے ؟!

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

" بیٹھ کر نمازا کرنے والے کی نماز آدھی ہے، اور آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بالکل ٹھیک ہے، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1214).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی صحیح مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" اس کا معنی یہ ہے کہ: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے سے نصف ثواب ہے، چنانچہ یہ حدیث نماز صحیح ہونے اور اجروثواب کے نصف ہونے کی دلیل ہے.

اور یہ حدیث نفلی نماز پر محمول ہو گی کہ نفلی نماز میں قیام کی قدرت ہوتے ہوئے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن اسے کھڑے ہو کر ادا کرنے والے سے نصف ثواب حاصل ہو گا، لیکن اگر وہ کسی عذر کی بنا پر نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرے تو اس کا ثواب کم نہیں ہو گا، بلکہ اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی طرح مکمل ہو گا.

لیکن اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت اور قدرت ہے تو پھر فرضی نماز بیٹھ ادا کرنا صحیح نہیں ہو گی، اور نہ ہی اس کا ثواب ہو گا، بلکہ وہ تو گنہگار ہے.

ہمارے (شافعیہ) اصحاب کا کہنا ہے:

اگر وہ اسے حلال سمجھتا ہے تو کافر ہو جائیگا، اور اس پر مرتدوں کے احکام جاری ہونگے، جس طرح کہ اگر کوئی

شخص زنا اور سود وغیرہ دوسری حرام اشیاء کو حلال سمجھے.

اور اگر کسی عذر کی اور قیام اور قعود سے عاجز ہونے کی بنا پر لیٹ کر نماز ادا کرے تو اس کا ثواب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی طرح ہو گا، ہمارے اصحاب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کے اجروثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی، چنانچہ یہ حدیث نصف ثواب ہونے کے متعلق نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنے پر محمول ہو گی، کہ قدرت ہونے کے ساتھ نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرے تو اسے نصف ثواب ہو گا، ہمارے مذہب کی تفصیل یہی ہے، اور اس حدیث کی شرح میں جمہور کا یہی کہنا ہے ".

اور امام نووی کا کہنا ہے:

" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

" میں تمہاری طرح نہیں "

ہمارے اصحاب کے ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شامل ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و مرتبہ کی بنا پر کھڑے ہو کر نفلی نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی بیٹھ کر نفلی نماز ادا کرنا کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے کی طرح ہی ہے، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اشیاء میں بھی خصوصیت حاصل ہے، جو ہمارے اصحاب وغیرہ کی کتب میں معروف ہیں، اور میں نے انہیں کتاب " تہذیب الاسماء واللغات " کے شروع میں بیان بھی کیا ہے" انتہی

ماخوذ از: شرح صحیح مسلم للنووی (6 / 14).

واللہ اعلم .